بسم اللہ الرحمن الرحیم

06-پانچواں ناقض: جو رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی کسی بھی چیز سے بغض رکھے اگرچہ وہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو، کافر ہے

پانچواں ناقض شیخ صاحب (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ''الخامِسُ مِنْ نَوَاقِضِ الإِسْلَامِ''(نواقض اسلام میں سے پانچواں ناقض)''مَنْ أبغَضَ شيئًا مّما جاءَ بِهِ الرّسولُ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَو عَمِلَ بِهِ، كَفَرَ''(جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی کسی بھی چیز سے بغض رکھے اگرچہ وہ اس پر عمل ہی کیوں نا کرتا ہو، کافر ہے)۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''مَنْ أَبْغَضَ شَيْئًا مِمَّا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''(جس نے کسی چیز سے بغض رکھا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں)''فَبُغْضُ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ رِدَّةٌ ''(یہ بغض اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی چیز سے ردّت کا باعث ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے)''وَلَوْ عَمِلَ بِهِ''(اگرچہ وہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو)''قَالَ تَعَالَى''(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ﴾(محمد:9)۔

سورۃ محمد آیت نمبر 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ذٰلِكَ﴾ (یہ کفر اس لیے اُن سے ہوا)﴿بِاَنَّهُمْ﴾(بے شک انہوں نے)﴿كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾(بغض کیا نفرت کی (کس چیز سے؟) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے)

﴿فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ﴾(پس اُن کے سارے کے سارے اعمال اکارت ہوئے)۔

تو اللہ تعالیٰ کی شریعت سے بغض رکھنا، اللہ تعالیٰ کے دین سے بغض رکھنا، قرآن مجید سے بغض رکھنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے بغض رکھنا (نعوذ باللہ)، جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں شریعت کا ہر

حصہ ہر پہلو سے کسی بھی چیز سے بغض رکھنا یہ جاننے کے بعد کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے شریعت کا حصہ ہے پھر اُس سے بغض رکھنا جو ہے یہ ردّت ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہے عمل کے اکارت کا باعث بن جاتی ہے۔

''الْكَرَاهَةُ هِيَ الْبُغْضُ''(شیخ صاحب فرماتے ہیں: کراہت بغض کو ہی کہتے ہیں)''هَذَا رِدَّةٌ وَلَوْ عَمِلَ بِهِ'' (یہ ردّت ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے ''وَلَوْ عَمِلَ بِهِ'' اگرچہ اُس پر عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو)۔

کیا مطلب ہے اس کا؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے لیکن نماز سے اُسے بغض ہے **"کہ نماز شریعت کا حصہ کیوں ہے مجھے نماز سے نفرت ہے پڑھ میں لیتا ہوں ایکسر سائز (Exercise) ہو جاتی ہے جسم کی"**۔

تو نماز ارکان اسلام کا دوسرا رکن ہے جو شخص اس سے بغض رکھتا ہے نفرت رکھتا ہے تو ایسا شخص جو ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی چیز میں سے کسی چیز سے بغض رکھتا ہے نفرت کرتا ہے تو ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس کا عقیدہ اس کے عمل کو نہیں دیکھا جائے گا اس کے دل کے عقیدے کو دیکھا جائے گا کہ اس کا عقیدہ کیا ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جب عقائد کی بات آتی ہے تو جب تک کوئی شخص اپنی زبان سے نہیں کہتا تو دلوں کے حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں اس لیے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم یہ دیکھتے تھے کہ نماز کے لیے کوئی شخص جب بیمار ہوتا اس کی طبیعت خراب ہوتی ہے وہ چلنے کے قابل نہ ہوتا تو دو لوگوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ مسجد کی طرف آتا نماز پڑھ لیتا اور مسجد میں وہ لوگ نہیں آتے تھے جو معروف منافقین تھے اپنے نفاق میں ڈوبے ہوئے لوگ تھے۔

تو اس بہترین زمانے میں دیکھیں جو نماز سے پیچھے رہتا جو نماز باجماعت نہیں پڑھتا تھا تو منافقین میں سے سمجھا جاتا تھا، اور منافقین نے تو آپ کو پتہ ہے کہ جھوٹا کلمہ پڑھا ہے دل میں بغض و نفرت پورے دین سے ہے لیکن نماز وہ بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ تو اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تو ہم یہ نہیں کہیں گے کہ بغض و نفرت رکھتا ہے جب تک کہ وہ اپنی زبان سے منہ سے ڈکلیئر (Declare) نہیں کرتا، دل کے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں کیونکہ اس مسئلے کا تعلق عقیدے سے ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: "الْكَرَاهَةُ هِيَ الْبُغْضُ" (کراہت بغض ہے (اور بغض دل کا عمل ہے)) "هَذَا رِدَّةٌ وَلَوْ عَمِلَ بِهِ" (یہ ردّت ہے اگرچہ اس پر عمل بھی کرتا ہے) "فَإِنَّهُ يَكْفُرُ" (بس ایسا شخص یقیناً کافر ہو جاتا ہے) "بُغْضُهُ فِي الْقَلْبِ كُفْرٌ" (اس کے دل میں جو بغض ہے اس کی وجہ سے کفر ہے) "وَلَوْ كَانَ يَعْمَلُ بِهِ فِي الظَّاهِرِ" (اگرچہ ظاہر اس پر عمل کیوں نہ کرتا ہو)، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ﴾، ((وہی آیت کریمہ دوبارہ سے شیخ صاحب نے بیان فرمائی ہے))۔

اس میں ایک چیز کو یاد رکھیں فرق جو ہے کہ دین کے کسی حصے سے بغض رکھنا ہر صورت میں کفر نہیں ہے، یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز سے بغض رکھتا ہے شخصیت کی وجہ سے، مثال کے طور پر داڑھی دین کا حصہ ہے حجاب دین کا حصہ ہے، تو جو مرد داڑھی سے بغض و نفرت رکھتا ہے اور یہ شریعت کا حصہ ہے، داڑھی کیونکہ شریعت کا حصہ ہے اس لیے اس سے بغض و نفرت رکھتا ہے تو یہ کفر ہے لیکن داڑھی والے شخص سے نفرت ہے کیونکہ اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں کیونکہ اس کا کردار اچھا نہیں ہے کیونکہ وہ گھر میں جھگڑا کرتا ہے اپنی بیوی کو مارتا پیٹتا ہے، یا کوئی بھی اس کی بداخلاقی ہے کوئی بھی چیز ہے تو مجھے نفرت ہے اس کی بداخلاقی کی وجہ سے اور کیونکہ وہ داڑھی والا ہے تو میں کہتا ہوں داڑھی والے بُرے ہیں (اگرچہ یہ بات غلط ہے سب کو ایک صف میں کھڑا کر کہ کہنا کہ داڑھی والے غلط ہیں)، تو یہ شخصیت کی وجہ سے بغض و نفرت ہے نا کہ داڑھی کی وجہ سے، تو دونوں میں فرق ہے اس مسئلے کو سمجھیں۔

ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے داڑھی سے بغض و نفرت ہے، عورت کہتی ہے کہ مجھے سے حجاب سے بغض و نفرت ہے، یہ کفر ہے۔

لیکن ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے اس عورت سے بغض و نفرت ہے جو حجاب میں رہ کر اُس کا کردار ٹھیک نہیں ہے اُس کا اخلاق ٹھیک نہیں ہے، تو پھر حجاب پر ہی اٹیک (Attack) ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں آج کل دواعش اور یہ جتنی بھی غلط تنظیمیں نکلی ہیں دہشت گرد تنظیمیں سب کی داڑھیاں ہیں اور لوگ داڑھی رکھنے سے کتراتے ہیں کہتے ہیں: **"کیونکہ اُن کی صورت ایسی ہے تو ہمیں نفرت ہے اُن لوگوں سے"**، داڑھی سے نفرت اس لیے کرتے ہیں کیونکہ اُن لوگوں کی داڑھی موجود ہے تو یہ اس لیے نفرت نہیں ہے کہ شریعت کا

حصہ ہے اس لیے بغض نہیں ہے کہ شریعت کا حصہ ہے، وہ کفر ہے! یہاں پر یہ حرام ہے کیونکہ اُس نے بغض رکھا ہے اُس چیز سے جو دین کا حصہ ہے اور کسی ایک شخص، یا دو شخص یا دس بیس، یا سو دو سو کی غلطی کی وجہ سے اُسے، یا اُن کی پرسنل غلطی کی وجہ سے آپ شریعت کے کسی خوبصورت حصے سے آپ بغض و نفرت رکھتے ہو تو یہ حرام ہے لیکن کفر اکبر نہیں ہے۔

اور اسی طریقے سے کوئی بھی آپ دیکھ سکتے ہیں آج کل کے زمانے میں بعض لوگ دینداروں کو دیکھتے ہیں اور دینداروں کے کردار کی وجہ سے دین کی بعض چیزوں کو اچھا نہیں سمجھتے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ دیندار لوگوں کا طریقہ ہے۔ یعنی ٹخنوں کے اوپر شلوار پہننا یہ دین کا حصہ ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **"جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہے وہ جگہ جہنم کی آگ میں جلے گی"**۔ ((سبحان اللہ، یعنی کپڑا ٹخنوں کے نیچے سے رکھنا حرام ہے))۔

کوئی شخص کہتا ہے: **"کیونکہ یہ جو طریقہ ہے یہ مولویوں کا ہے میں یہ جانتا ہوں کہ یہ شریعت میں حرام ہے لیکن میں اپنے ٹخنے کے اوپر اس لیے اپنا کپڑا نہیں پہنتا ہوں کیونکہ مجھے مولویوں سے نفرت ہے"**، تو اس صورت میں یہ کفر نہیں ہے یہ حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال وجواب

سوال: ڈاکٹر صاحب کفر اکبر کی جو چھ صورتیں بیان کیں نا آپ نے پہلی اور دوسری جو صورت ہے وہ ذرا واضح کر دیں؟

جواب: میں نے یہ کہا کہ اس کی تفصیل آپ جہاد کے دروس میں سن لیں دلیل کے ساتھ میں نے بیان کی ہیں دونوں میں فرق بھی بیان کیا ہے۔

اور بعض علماء دونوں کو ایک سمجھتے ہیں، **"تکذیب اور جحود"** یہ دو ملتے جلتے لفظ ہیں دونوں کا ترجمہ اردو میں ہے جھٹلانا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو جھٹلا دینا تکذیب کرنا، اور لفظی اِن کا جو فرق ہے:

"تکذیب" ہوتی ہے عمومی طور پر کسی چیز کو جھٹلا دینا۔

"جحود" جاننے کے بعد، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾ (النمل:14)۔آل فرعون کے تعلق سے کہ انہیں جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی شریعت لے کر آئے ہیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور اپنے نفس میں اُن کو یقین تھا (یعنی انہوں نے جان لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے یہ حق ہے لیکن پھر بھی اُس کا انکار کر دیا)، تو اسے جحود کہتے ہیں۔

اور بعض علماء دونوں کو ایک صورت سمجھتے ہیں **"تکذیب اور جحود"**، اور بعض علماء دونوں میں تفصیل بیان کرتے ہیں کہ تکذیب اور جحود میں یہ تھوڑا سا فرق موجود ہے۔

سوال: ڈاکٹر صاحب چوتھی صورت کا نام کیا تھا جو چوتھی صورت ہے کفر اکبر کی؟

جواب: تفضیل: تفضیل کا مطلب ہے بہتر سمجھنا، افضل سمجھنا۔ "تفضیل" فضل سے، بہتری سے، افضل سے۔

سوال: تیسری؟

جواب: تیسری ہے "تبدیل"، تبدیل کرنا، بدل دینا۔یعنی اپنا جو ایک قانون لے کر آتا ہے کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔تو اللہ تعالیٰ کے قانون کو بدل دیتا ہے اُس کی جگہ یہ قانون پیش کر دیتا ہے اسے تبدیل کہتے ہیں۔

سوال: ڈاکٹر صاحب شریعت کے کسی حصے کو اگر بوجھ سمجھا جائے کوئی بھی عمل کرتے ہوئے شریعت کے کچھ قانون ہیں اُن کو بوجھ سمجھا جائے (کراہت ہو بوجھا اگر سمجھا جائے) تو اس صورت میں کہا جائے گا؟

جواب: آپ کا سوال یہ ہے کہ اگر شریعت کے کسی حصے کو بوجھ سمجھا جائے یعنی مثال کے طور پر اگر شخص فجر کی نماز کے لیے اٹھتا ہے اسے بوجھ محسوس ہوتا ہے؟

دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''حُفَّتِ الجَنَّةُ بالمكارِهِ وحُفَّتِ النَّارُ بالشَّهواتِ'' (جنت کو گھیر دیا گیا ہے مکارِہ سے (جو انسان کی ناپسندیدہ چیزیں ہیں انسان کی طبیعت ان کو پسند نہیں کرتی عمومی طور پر تو جنت کو اُن چیزوں سے گھیرا گیا ہے))۔

اب فجر کی وقت یعنی گرم بستر کو چھوڑ کر سردیوں میں انسان کراہت محسوس کرتا ہے یہ طبعی چیز ہے لیکن وہ اٹھتا ہے اور وہ قدم بڑھاتا ہے وہ وضو بھی کرتا ہے اور سردی میں گرمی میں کوئی فرق نہیں پڑتا اُسے اللہ کے گھر میں جا کر نماز پڑھتا ہے تو یہ کراہت طبعی چیز ہے اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہاں، لیکن اگر اس کراہت کی وجہ سے وہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے وہ نماز نہیں پڑتا ہے تو تب اس کا مؤاخذہ ہے اور تب یہ حرام ہے اگرچہ کفر یہ بھی نہیں ہے۔

لیکن اگر وہ اس کراہت کو مزید آگے بڑھا کر دیتا ہے اور اُس کا یہ عقیدہ بن جاتا ہے کہ مجھے نفرت سے نماز سے کیونکہ اس میں بہت بوجھ ہے بہت تکلیف ہے تو یہ کفر ہے۔

تو تینوں صورتوں میں فرق ہے اس میں سمجھیں ذرا۔

جو نماز سے بغض رکھتا ہے کیونکہ بوجھ ہے اس کے لیے کہ سردی میں اٹھنا پڑتا ہے، یا شدید گرمی میں ظہر کی نماز پڑھنی پڑتی ہے تو یہ کفر ہے، لیکن وہ ایک طبعی طور پر روزہ رکھنا، روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے لمبے دن ہوتے ہیں، بعض لوگوں کے بیس بیس گھنٹے کے دن ہیں۔

تو یہ کراہت موجود ہے ان کراہتوں کو پار کر کے جنت میں جانے کا راستہ ہے، تو ایک طبعی کراہت ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اُس کراہت کو پس پشت ڈال دیا جائے اور قدم آگے بڑھتا جائے اور اس کی یعنی اس کراہت کی وجہ سے وہ کمزور نہ پڑ جائے ڈھیلا نہ پڑ جائے اور عبادت کو چھوڑ نہ دے، لیکن اگر وہ اس کے ساتھ کمزور بھی ہو جاتا ہے ڈھیلا بھی پڑ جاتا ہے اور مانتا کہ یہ ٹھیک ہے لیکن اسے اِس اعتبار سے بوجھ سمجھتا ہے کہ وہ کر نہیں پاتا سستی کر لیتا ہے تو یہ حرام ہے لیکن کفر نہیں ہے (واللہ أعلم)۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (06.نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔